حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

سید محمد ذوالکفل بخاری

"مقام نبوت کی عجمی تعبیر" کا تعاقب

O افادات: مولانا عبد القیوم ہزاروی، استاذ الحدیث نُصرت العلوم گوجرانوالہ

O مرتب: حافظ عزیز الرحمٰن

O ناشر: عبید اللہ انور اکادمی مین بازار ٹیکسلا

مولانا ابوالخیر اسدی، مخدوم رشید (ضلع ملتان) کے ایک صاحبِ قلم عالم ہیں اور ایک عرصہ سے تحقیق و تالیف میں مصروف ہیں۔ کبھی کبھی اُنکی خامہ فرسائی "خامہ جنگی" کا روپ بھی دھار لیتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا انہوں نے "مقام نبوت کی عجمی تعبیر" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی اور اس میں موضوع و عنوانِ کتاب کی رعایت سے بعض ایسی اصطلاحات، مصطلحات اور تعبیرات کو آڑے ہاتھوں لیا۔ جو اپنی صوفیانہ، متکلمانہ، فلسفیانہ اور منطقیانہ اصلیت و حقیقت اور ضرورت و اہمیت کے ناتے علوم شرعیہ و دینیہ کے تفہیمی اسالیب میں صدیوں سے مستعمل اور متداول ہیں۔ بادی النظر میں تو اسدی صاحب کی یہ کدو کاوش بڑی "انقلابی" اور "اصلاحی" معلوم ہوتی ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے جا بجا "کد" اور "کاوش" سے کام لیا ہے۔ اور بہت دفعہ وہ "تجاوز عن الحد" کے مرتکب بھی ہوئے ہیں۔ خصوصاً حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالہ سے اُن کی سخن ناشناسی اور اس پر مستزاد جارحیت---- نہایت غیر مستحسن ہے بلکہ قابلِ گرفت بھی!

مقام شکر و ستائش ہے کہ اسدی صاحب کا جواب لکھتے ہوئے مرکز العلم---- نُصرت العلوم (گوجرانوالہ) کے فاضل استاذ نے اکثر اصولی بحث کی ہے اور اپنا مبرہن موقف خوب خوب پیش کیا ہے۔ ذاتی طور پر ہم یہ ں کرتے ہیں کہ وحدت الوجود، حقیقت محمدیہ اور نبوت ذاتی و عرضی ایسے کلامی مسائل و مباحث کا دور کب کالد ہے۔ علماء کو چاہیے کہ اب جدید مسائل و مباحث کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اہلیتوں اور صلاحیتوں کو استعمال لا کر جہانِ نو کے گوناگوں تقاضوں میں گھری ہوئی اُمت کی رہنمائی فرمائیں۔

O

مولانا ابوالکلام آزادؒ---- ایک مطالعہ

مرتب: ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری ناشر: مکتبہ اسلوب کراچی ضخامت: ۲۴۸، صفحات

ملنے کا پتا: مکتبہ شاہد ۱/۹ علی گڑھ کالونی کراچی فون ۷۵۸۰۰ قیمت: پچاس روپے